# قرض وقت پر واپس نہ کرنے کی وجہ سے نقصان لینے کا حکم

ریفرنس نمبر:IEC-318 تاریخ:31-07-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میرا سوال یہ ہے کہ تین ماہ پہلے میرے ایک دوست کی والدہ نے مجھ سے پندرہ لاکھ روپے لئے جس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی کہ ہم نے کچھ مشینیں اپنے کاروباری معاملات کے لیے ڈسکاؤنٹ پر منگوائی ہیں جس کی وجہ سے پندرہ لاکھ روپے کی اشد ضرورت ہے، آپ ہمیں دے دیں بطور ضمانت آپ ہمارے فلیٹ کی فائل رکھ لیں جس کی مالیت 45 لاکھ ہے۔ چاہیں تو آپ یہ فلیٹ رکھ لیجئے گا باقی رقم آپ بلڈر کو ادا کر دیجئے گا جس پر میں نے صاف منع کر دیا کہ فلیٹ سے میرا کوئی لینا دینا نہیں ہے، میں آپ کو رقم دے رہا ہوں، تین ماہ بعد رقم ہی واپس لوں گا اور میں نے کوئی فائل وغیرہ بطور ضمانت بھی نہیں رکھی تو انہوں نے کہا ٹھیک ہے ہم آپ کو تین ماہ بعد اصل رقم کے ساتھ کچھ نہ کچھ نفع بطور مٹھائی آپکو دیں گے (نفع کی رقم طے نہیں کی گئی کہیں سود کے زمرے میں نہ آئے)

جب ادائیگی کا وقت نزدیک آیا تو میں نے پیغام بھیجا کہ میری رقم وقت پر مل جائے گی؟ جس پر مجھے یقین دہانی کروائی کہ رقم مقررہ وقت پر ادا کر دی جائے گی۔ اس کے بھروسے میں نے ایک پلاٹ کا سودا کیا اور بیعانہ کی مد میں ایک لاکھ روپے دے دیئے پھر جب مقررہ وقت پر میں نے اپنی رقم واپس لینے کے لیے ان سے تقاضہ کیا تو انہوں نے مجھ سے ایک ماہ کا وقت مزید مانگ لیا اور میری رقم ادا نہیں کی جس کی وجہ سے دوسری جگہ دیا گیا ایڈوانس ضائع ہو گیا۔ میں نے ان سے کہا: میری جو رقم آپ کی وجہ سے ضائع ہوئی ہے یہ آپ ادا کریں تو ان کا کہنا ہے کہ یہ تو سود میں آجائے گا آپ بھی اس سے بچیں اور ہمیں بھی سودی معاملات میں نہ لائیں۔

میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ سارا معاملہ سود ہو گا؟ کیا میرے مطالبہ کے بغیر جو رقم وہ اپنی خوشی سے دیں گی وہ بھی سود کے زمرے میں آئے گی؟ کیا میں اضافی رقم کے بجائے کسی اور چیز کی ڈیمانڈ کر سکتا ہوں مثلاً کوئی بائیک یا دیگر اشیاء؟

واضح رہے مجھ سے رقم انہوں نے اپنے پارلر اور جم کی مشینری %50 ڈسکاؤنٹ پر خریدنے کے لیے لی تھی تو کیا اس سے ہونے والے نفع میں میرا حصہ جائز ہے؟ برائے کرم میری رہنمائی فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں قرض دینے والا صرف اپنی قرض کی مد میں دی ہوئی رقم یعنی 15 لاکھ ہی مقروض سے واپس لے سکتا ہے، اس کے علاوہ کسی طرح کی اضافی رقم یا کوئی بھی چیز لینا ناجائز و حرام ہے۔ نہ ہی بیعانہ کی مد میں، نہ ہی رقم کے علاوہ کوئی چیز مثلاً بائیک وغیرہ اور نہ ہی مقروض کے کاروبار سے کسی قسم کا نفع لے سکتا ہے کہ یہ سب قرض کی بنیاد پر ملنے والا نفع ہے جو کہ حرام اور سود ہے۔

رہی بات مقروض کے اپنی خوشی سے اضافی رقم دینے کی تو یہ لینا بھی جائز نہیں کیونکہ یہ اضافی رقم دینا اسی شرط کی بنیاد پر ہے جو مقروض نے قرض لیتے وقت کی تھی کہ "ہم آپ کو تین ماہ بعد اصل رقم کے ساتھ کچھ نہ کچھ نفع بطور مٹھائی دیں گے" لہذا یہ اضافی رقم قرض سے مشروط ہے اور قرض کی بنیاد پر ملنے والا ہر مشروط نفع حرام و سود ہے۔

نوٹ: یہ بھی یاد رکھیں کہ اس طرح پلاٹ وغیرہ خریدنا یا بیچنا کہ جس میں بیعانہ ضبط ہو جائے، یہ بھی جائز نہیں اور صریح ظلم ہے اور لینے والے پر بیعانہ کی رقم واپس کرنا بھی لازم ہے۔

سود کی حرمت سے متعلق قرآن پاک میں ہے:

﴿وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ نے حلال کیا بیع اور حرام کیا سود۔

(سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 275)

جو نفع قرض سے مشروط ہو وہ نفع لینا حرام ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: "كل قرض جر منفعة فهو ربا" یعنی قرض کی بنیاد پر جو نفع حاصل کیا جائے وہ سود ہے۔

(کنز العمال، حدیث 15516، جلد 6، صفحہ 238، بیروت)

صحیح مسلم میں ہے:”عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل الربا وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ“ترجمہ: سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، سود لکھنے والے اور سود کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(الصحیح لمسلم، کتاب البیوع، باب الربا، جلد2، صفحہ27، مطبوعہ کراچی)

درمختار میں ہے:”کل قرض جر نفعاً حرام“یعنی نفع کا سبب بننے والا قرض حرام ہے۔

(درمختار، جلد7، صفحہ413، دارالفکر، بیروت)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ رد المحتار میں اس عبارت کے تحت لکھتے ہیں:” اذا کان مشروطاً“یعنی جبکہ نفع مشروط ہو۔

(ردالمحتار، جلد7، صفحہ413، دارالفکر، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں قرض پر نفع کے متعلق فرماتے ہیں:”قطعی سود اور یقینی حرام وگناہِ کبیرہ وخبیث ومردار ہے۔“

(فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ269، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــــــہ**

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

24محرم الحرام 1445ھ/31اگست 2024ء



نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دارالافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com